# توحیدِ الوہیت کی اہمیت

فضیلۃ الشیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ
(سابق صدر شعبۂ سنت، مدینہ یونیورسٹی)
ترجمہ: طارق علی بروہی

مصدر: کتاب منهج الأنبياء فی الدعوة الی الله فیہ الحكمة والعقل۔
پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحیدالوہیت اور اس کی اہمیت کو میں دو اسباب کی وجہ سے ذکر کروں گا:

اول: کیونکہ بے شک یہ رسولوں علیہم السلام کی دعوت کا اہم ترین پہلو ہے جیسا کہ قرآن مجید نے اسے ہمارے سامنے پیش کیا ہے، اور اس لیے بھی کہ یقیناً یہی ہر قوم کے رسولوں اور ان کے مخالفین اور متکبرین کے درمیان ہونے والی جنگوں کا موضوع ہوا کرتا تھا۔

اور آج تک یہی اس لڑائی کا موضوع ہے، اور شاید کہ قیامت کے دن تک وارثین رسل کی ابتلاء وآزمائش اور ان کی رفعتِ منزلت کی خاطر یہی جاری وساری رہے گا۔

دوم: کیونکہ بلاشبہ دنیا کے مشرق ومغرب میں مسلمانوں کو جس خطرناک ترین، شدید ومشکل ترین انحراف کا سامنا ہے وہ اسی بارے میں ہے، اکثر جاہل مسلمانوں میں اور بہت سے دانشوروں اور علم کی جانب منسوب ہونے والوں میں بھی۔

پس ہم پہلے عمومی طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت کو بیان کرنا شروع کرتے ہیں پھر چند رسولوں کی خصوصی طور پر دعوت کا تذکرہ کریں گے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ

حَقَّتۡ عَلَيۡهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانْظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ﴾ (النحل: 36)

(ہم نے یقیناً ضرور ہر قوم میں ایک رسول بھیجا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور طاغوت سے بچیں، پھر ان میں سے بعض لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر گمراہی مسلط ہوگئی، پس تم زمین پر گھوم پھر کر دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا)

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ﴾ (الانبیاء: 25)

(ہم نے آپ سے پہلے بھی کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ان کی جانب یہی وحی فرمائی کہ بے شک میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم صرف میری ہی عبادت کرنا)

اور اللہ تعالیٰ نے کئی انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ﴾ (الانبیاء: 92)

(بے شک تمہاری یہ امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو)

نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوۡا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعۡمَلُوۡا صَالِحًا ؕ اِنِّىۡ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِيۡمٌ ۞ وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ﴾ (المؤمنون: 51-52)

(اے رسولو! پاک چیزیں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو، بے شک تم جو کچھ کررہے ہو میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں، اور بے شک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں، اس لئے تم مجھ ہی سے ڈرتے رہو)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام مجاہد، سعید بن جبیر، قتادہ اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم رحمہم اللہ اس آیت ﴿وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "دينكم واحد" (یعنی تمہارا دین ایک ہی ہے)[1]۔

ان دونوں آیتوں کی معنی سنت میں یوں ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ"[2]

(میں دنیا اور آخرت میں سب سے زیادہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے قریب ہوں، اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام علاتی[3] بھائی ہیں، ان کی مائیں (شریعتیں) مختلف ہیں، لیکن دین ایک ہے)۔

اللہ تعالیٰ اولو العزم رسولوں علیہم السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ﴾ (الشوریٰ: 13)

(اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کا تاکیدی حکم اس نے نوح کو دیا، اور جس کی وحی ہم نے آپ کی طرف کی، اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا، یہ کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ مشرکوں پر وہ بات بھاری ہے جس کی طرف آپ انہیں بلاتے ہے، اللہ تعالیٰ اپنی طرف چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے، اور اپنی طرف ہدایت

---

[1] تفسیر ابن کثیر: 5/365۔

[2] أخرجه البخاري، 60- الأنبياء، حديث (3443)، ومسلم (1837/4)، 43- كتاب الفضائل، 40-فضل عيسى عليه السلام، حديث(145)، وأحمد في المسند (482/2،406،319).

[3] جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف فتح الباري (489/6)، اور النهاية (291/3) میں ہے کہ: انبیاء علاتی اولاد ہیں سے مراد یہ ہے کہ ان کی مائیں مختلف ہیں لیکن باپ ایک یعنی ان کا ایمان (عقیدہ) ایک ہے لیکن شریعتیں مختلف ہیں۔

اسے دیتا ہے جو رجوع کرے)

یہی تمام انبیاء کرام علیہم السلام جن میں سر فہرست اولوا العزم انبیاء علیہم السلام ہیں کی دعوت تھی، جن کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تک پہنچتی ہے[4]۔ یہ تمام اپنی دعوت میں ایک ہی منہج پر چلتے تھے، ان سب کی دعوتوں کا آغاز ایک ہی چیز سے تھا اور وہ تھی توحید، یہی وہ عظیم مسئلہ اور بنیاد ہے جسے انہوں نے تمام انسانیت، تمام نسلوں، مختلف ماحولوں، علاقوں اور زمانوں تک پہنچایا۔

جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہی وہ واحد راستہ ہے جسے لوگوں کو اللہ کی جانب دعوت دینے کے سلسلے میں اپنانا واجب ہے، اور یہی وہ سنت وطریقہ ہے جس پر چلنا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے سچے پیروکاروں کے لئے مقرر فرمادیا ہے، اس میں نہ تو تبدیلی جائز ہے اور نہ ہی اس سے ہٹنا جائز ہے۔

---

[4] **حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ ہے:** أخرجه البخاري في التاريخ الكبير (447/5)، وأحمد في المسند(178/5و179)، من طريق المسعودي عن أبي عمر الدمشقي عن عبيد بن الحسحاس عن أبي ذر. وابن حبان كما في الموارد رقم (94)، وأبو نعيم في الحلية (166،168/1) وأشار إلى طرق أخرى إلى أبي ذر، وأحمد (265/5) وابن أبي مردويه في (( تفسيره )) نقلاً عن ابن كثير (423/2) والطبراني (258/8) وهناك طريق أخرى عن أبي أمامة في عدد الرسل وهم مئة وثلاثة عشر أخرجه الطبراني(139/8) وابن حبان كما في الموارد (رقم: 2085) قال ابن كثير: وهذا على شرط مسلم.وقال الهيثمي: (( رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن خليد الحلبي وهو ثقة)).

## تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی ومفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن وسنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔